حق تو یہ ہے

ولا تلبسو الحق بالباطل وتکتمو الحق و انتم تعلمون

البقرة ۴۲

ترجمہ: اور حق سے باطل کو نہ ملاؤ اور دیدہ دانستہ حق نہ چھپاؤ



اسلام میں بیک وقت

تین طلاقوں کی شرعی حیثیت

مؤلف: ابواسامہ ظفر القادری بکھروی

(خطیب جامع مسجد فیضان علی عطاری محلہ)

نیوسموں، واہ کینٹ، موبائل: 0304-5803101

کتاب ملنے کا پتہ: مکتبہ فیضان سنت دکان نمبر ۲۸، لائق علی چوک، واہ کینٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا و مولنا محمد و علی الہ واصحابہ

اجمعین اما بعد

اسلام ایک عالمگیر و آفاقی مذہب ہے۔ اس لئے اسلام نے استحکام معاشرہ کیلئے نہایت وسیع اقدامات کئے ہیں۔ اور بنی نوع انسان کیلئے بہت جامع تعلیمات پیش فرمائی ہیں۔

مطالعہ اسلام سے واضح ہوتا ہے کہ استحکام معاشرہ کیلئے لازم ہے کہ معاشرہ کی بنیادی اکائی یعنی فرد کے حقوق اور فرائض کا تعین کیا جائے اور اس پر باقاعدہ عمل کیا جائے۔ پھر انسانی فطرت ہے کہ وہ مل جل کر رہتا ہے۔ جس سے معاشرہ وجود میں آتا ہے اور جب مل جل کر رہے گا تو وہ اپنے معاملات صحیح طور پر ادا کر سکے گا۔

معاشرہ میں سب سے پہلے ایک گھر کا تصور اجاگر ہوتا ہے۔ جس سے یقیناً واضح ہے کہ اسلام کا اصل ہدف جو استحکام معاشرہ ہے یہ اس وقت تک ممکن ہی نہیں جب تک گھر میں مکمل اطمینان کی کیفیت نہ ہو۔

اور گھر میں اطمینان اس وقت پیدا ہوتا ہے۔ جب گھر کے دونوں بنیادی ارکان میاں و بیوی کے آپس کے معاملات خوشگوار ہونگے۔ اور یہ حالات احکام اسلامی پر ہی عمل کرنے سے خوشگوار ہونگے۔ لیکن افسوس کہ تعلیمات دینی سے بے خبری اور دوری کی وجہ سے آج ہمارا معاشرہ اور اس کے اکثر گھر بے چینی کا شکار ہیں۔

ذرا ذرا سی بات پر طلاق کی نوبت آ جاتی ہے اور اسلام کی مقرر کردہ یہ حدود بازیچہ اطفال بنی نظر آتی ہیں۔ بہت ضرورت ہے کہ علماء اسلام اس طرف توجہ فرمائیں تاکہ صحیح اسلامی معاشرہ کے حقیقی قیام و استحکام کی طرف پیش قدمی ہو سکے۔ زیر نظر کتابچہ طلاق جیسے اہم مضمون پر مشتمل ہے۔ طلاق آج محض اس کی حقیقت سے بے خبری اور اس کے غلط استعمال کی وجہ سے پریشانی کی صورت اختیار کر گئی ہے۔

اس پرفتن اور آوارگی کے دور میں کلمہ پڑھنے والے مرد اور عورتیں گمراہوں کا سہارا لے کر ان پر عمل پیرا ہو رہے ہیں۔ شکوک و شبہات سے نہیں بچتے۔ اجماع اور جمہور کے فیصلہ کو پس پشت ڈال کر ایک کمزور ترین اور مجروح راستہ اختیار کرتے ہیں۔ قرآن کریم کی واضح النصوص اور احادیث نبویہ کثیرہ اور جمہور بلکہ صحابہ و اہل بیت کا انکار کر کے عیاشی سے کام لے رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے لوگ بدعملی سے بدمذہبی تک جا رہے ہیں۔ حلال کم اور حرام زیادہ پھیل رہا ہے۔ جوش میں

طلاق ثلاثہ کو ایک قرار دینا۔ یہ ابن تیمیہ کے منفردات اور بدعات میں سے ایک ہے۔ جو کہ خوارج کا امام تھا۔ کچھ لوگ اب بھی اس کی تابعداری کر کے تین طلاق کو ایک قرار دے رہے ہیں۔ لہذا ضرورت کے مطابق اس کتابچہ میں مواد جمع کر دیا ہے۔

دعا ہے کہ اس کی روشنی میں اللہ رب العزت ہدایت نصیب فرمائے اور حق کو پہنچانے کے بعد ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

ابو اسامہ ظفر القادری بکھروی

باسمہ سبحانہ تعالی و تقدس

طلاق کے معنی و اقسام

طلاق کے لغوی معنی :

لسان العرب میں ہے " التطليق التخليه والارسال و حل العقد (لسان العرب جلد نمبر 10 صفحہ نمبر 229 مطبوعہ بیروت)

ترجمہ: یعنی ترک کر دینا اور چھوڑ دینا اور گرہ کھولنا

کتاب الفقہ میں طلاق کے لغوی معنی، حل القید (بیڑی کھولنا) ہے۔ چاہے قید حسی ہو جیسے قید الاسیر (قیدی کی بندش) اور قید الفرس (گھوڑے کی بندش) یا معنوی ہو جیسے قید النکاح (کتاب الفقہ علی مذاہب الاربعہ جلد ۴ صفحہ ۲۷۸)

طلاق کے اصطلاحی معنی :

علامہ بدالدین عینی متوفی ۸۵۵ھ لکھتے ہیں " و فی الشرع! رفع قید النکاح ویقال : حل عقدة التزويج"

عمدۃ القاری شرح بخاری جلد ۱۴ کتاب الطلاق صفحہ نمبر 225)

ترجمہ: یعنی شرعاً نکاح کی قید کو اٹھا دینا ہے اور کہا گیا کہ شادی کی گرہ کھولنا ہے"

علامہ ابن نجیم متوفی ۹۷۰ھ لکھتے ہیں۔ ''الفاظ مخصوصہ کے ساتھ فی الفور یا از روئے مال نکاح کی قید کو اٹھا دینا طلاق ہے۔ الفاظ مخصوصہ سے مراد وہ الفاظ جو صراحۃ یا کنایۃ طلاق پر مشتمل ہوں۔ اس میں خلع بھی شامل ہے۔ نامردی اور لعان کی وجہ سے قاضی کی تفریق بھی شامل ہے۔ طلاق بائنہ کی وجہ سے نکاح کی قید فی الفور اٹھ جاتی ہے۔ اور طلاق رجعی کی وجہ سے نکاح کی قید از روئے مال اٹھ جاتی ہے۔

(البحر الرائق جلد ۳ کتاب الطلاق صفحہ 41)

طلاق کن حالات میں دی جائے

طلاق صرف اور صرف ناگزیر حالات میں دی جائے۔ کیونکہ اسلامی تعلیمات یہ ہیں۔ کہ شوہر کو اگر بیوی ناپسند ہو تو بھی اس کے ساتھ نباہ کی کوشش کرے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے۔

عاشروهن بالمعروف ج فان كرهتموهن فعسى ان تكرهوا شيا ء و يجعل الله فيه خيرا كثيرا. (النساء آية نمبر ١٩.)

ترجمہ: اور انہ (یعنی بیوی) سے اچھا برتاؤ کرو۔ پھر اگر تمہیں پسند نہ آئیں تو قریب ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناپسند ہو اور اللہ اس میں بہت بھلائی رکھے"

حدیث شریف میں ہے " عن محارب رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم: ما احل الله شيئا ابغض اليه من الطلاق (سنن ابو داؤد جلد نمبر ۲ کتاب الطلاق حدیث نمبر [illegible]۷۸ صفحہ نمبر 438)

ترجمہ: حضرت محارب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالی نے جن چیزوں کو حلال فرمایا۔ ان میں سے اللہ کے نزدیک طلاق سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہے۔

لہذا اگر طلاق دینی ہی ہو تو اسلام کے بتائے ہوئے طریقہ پر طلاق دے۔

طلاق کی اقسام

طلاق کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ احسن ۲۔ حسن ۳۔ بدعی

طلاق دینے والے کو چاہیے کہ وہ طلاق کے احسن طریقہ کو اختیار کرے یا پھر حسن طریقہ کو اور طلاق بدعی سے احتراز کرے۔ اگرچہ طلاق بدعی واقع ہو جاتی ہے۔ مگر گناہ ہے۔

حسن :

طلاق حسن کی صورت یہ ہے کہ جن ایام میں بیوی ماہواری سے پاک ہو اور ان ایام میں بیوی سے صحبت بھی نہ کی ہو اس میں صرف ایک طلاق دیکر چھوڑ دے۔ امام ابن ابی شیبہ متوفی ۲۳۵ھ نے روایت کیا اللہ تعالی عنہ نے فرمایا جو شخص طلاق دینے کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ ایک حیض گزارے۔

روایت ہے (مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر ۴ صفحہ نمبر ۵ حدیث نمبر ۱،۳)

۔ کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ایک طلاق دیکر عدت گزرنے تک چھوڑنے کو مستحب جانتے تھے اور مصنف ابن ابی شیبہ کی مذکورہ بالا روایت کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔ (الدرایہ فی تخریج احادیث ہدایہ مع الہدایہ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر 354)

طلاق احسن کے فوائد:

۱۔ جب کوئی شخص طلاق احسن طریقہ پر دیتا ہے تو تین ماہواریوں تک مرد کو اپنے فیصلہ پر بار بار غور کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔

۲۔ اگر طلاق کا مطالبہ عورت کی طرف سے ہو تو اسے بھی اپنے مطالبے پر غور کرنے کا وقت مل جاتا ہے اور عین ممکن ہے کہ عورت اپنا مطالبہ ترک کرے۔

۳۔ بالفرض مرد دوران عدت رجوع نہ بھی کرے تو پھر بھی عدت گزرنے کے ساتھ نکاح ختم ہوتا ہے۔ طلاق مغلظہ واقع نہیں ہوتی۔ کہ طلاق مغلظہ کے بعد سوائے حلالہ شرعیہ کے نکاح کی کوئی صورت باقی نہیں رہتی۔

۴۔ عدت کے بعد اگر حالات سازگار ہو جائیں تو دوبارہ نکاح کرنے کی گنجائش باقی رہتی ہے۔ حلالہ کی ضرورت نہیں رہتی۔

طلاق حسن:

طلاق حسن کی صورت یہ ہے کہ جن ایام میں بیوی ماہواری سے پاک ہو اور ان ایام میں بیوی سے مقاربت بھی نہ کی ہو۔ ان ایام میں پہلی طلاق دے۔ اس کے بعد جب ایک ماہواری گزر جائے۔ تو بغیر مقاربت ہم بستری کیے۔ پاکیزگی کے اس دور میں دوسری طلاق دے دے۔ جب ایک ماہواری اور گزر جائے تو بغیر مقاربت کیے پاکیزگی کے اس دور میں تیسری طلاق دے۔ اسے طلاق سنت بھی کہتے ہیں۔ طلاق اس طہر میں ہو جس میں مقاربت نہ کی ہو چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

" و طلاق السنة ان يطلقها طاهرا من غير جماع "

ترجمہ: یعنی اور سنت یہ ہے کہ طلاق طہر میں بغیر جماع کے دی جائے۔

اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کیلئے فرمایا

" ان شاء طلق قبل ان ليمس "

ترجمہ: یعنی وہ اگر طلاق دینا چاہے تو مقاربت (یعنی جماع) سے قبل دے۔

(صحیح بخاری جلد نمبر ۳ کتاب الطلاق صفحہ نمبر 410 حدیث نمبر 5251) اس قسم کا مضمون مسلم شریف جلد نمبر ۵ کتاب الطلاق صفحہ نمبر 54 طبع بیروت پر بھی موجود ہے۔

طلاقِ حسن کے فوائد:

۱۔ اگر کوئی شخص حسن طریقہ پر طلاق دیتا ہے۔ تو اسے تیسری طلاق دینے تک اپنے فیصلہ پر غور کرنے کا موقع ملتا ہے۔

۲۔ اگر مرد کی غلطی ہو تو تیسری طلاق دینے سے پہلے اس کو رجوع کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی اسی دوران رشتہ داروں سے مشورہ کا موقع ملتا ہے۔

۳۔ مرد جب پہلی طلاق دے گا۔ تو اگر عورت کی غلطی ہے اور پھر اگر وہ اپنے گھر کو بچانا چاہتی ہے تو دوسری اور تیسری طلاق سے پہلے رشتہ داروں کے ذریعے صلح کرواسکتی ہے۔

۳۔ طلاق بدعی:

طلاق بدعی کی چند صورتیں ہیں

۱۔ پہلی صورت

ایک مجلس میں تین طلاقیں دینا:

ایک مجلس میں تین طلاقیں دفعتاً دینا خواہ ایک ساتھ ہوں جیسے تم کو تین طلاقیں دیں۔ یا کلمات متعددہ کے ساتھ جیسے تم کو طلاق دی۔ تم کو طلاق دی۔ تم کو طلاق دی۔ امام مسلم متوفی 261ھ روایت کرتے ہیں کہ

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے تجھے طلاق دینے کا جس طریقے سے حکم دیا۔ تو نے اس کی نافرمانی کی۔ اور تیری بیوی تجھ سے جدا ہوگئی۔

(صحیح مسلم جلد نمبر ۵، کتاب الطلاق، صفحہ نمبر ۵۵ طبع بیروت)

لہذا ایک وقت تین طلاقیں دینا گناہ ہے۔ اگرچہ واقع ہو جاتی ہیں۔

دوسری صورت:

عورت کے ماہواری یا خون ولادت کے ایام میں طلاق دینا۔

ماہواری کے ایام میں طلاق دینا ممنوع ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

" یا ایھا النبی اذا طلقتم النسآء فطلقو ھن لعدتھن (سورۃ الطلاق آیت نمبر ۱)

ترجمہ: اے نبی جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر انہیں طلاق دو (کنزالایمان)

امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی 261ھ روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے عہد رسالت ﷺ میں اپنی بیوی کو ماہواری کی حالت میں ایک طلاق دی۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ اس طلاق سے رجوع کریں۔ پھر ماہواری ختم ہونے تک بیوی کو رکھیں۔ پھر جب وہ ماہواری سے پاک ہو جائے۔ تو ایک حیض گزرنے تک اسے مہلت دیں۔ اور جب وہ دوسری ماہواری سے پاک ہو جائے۔ اور وہ اس کو طلاق دینا چاہیں تو ماہواری سے پاکیزگی کے اس دور میں طلاق دیں۔ بشرطیکہ پاکیزگی کے اس دور میں بیوی سے مجامعت نہ کی ہو۔ اور یہ وہ وقت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے عبیداللہ کہتے ہیں۔ میں نے نافع سے پوچھا جو طلاق دی گئی تھی۔ اس کا کیا ہوا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اسے شمار کیا گیا۔

(صحیح مسلم جلد نمبر 5 کتاب الطلاق صفحہ نمبر 54، حدیث نمبر ۲، (1471) طبع بیروت)

تیسری صورت:

پاکیزگی کے جن ایام میں مجامعت کی ہو ان ایام میں طلاق دینا:

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ روایت کیا کہ حضور ﷺ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر تو طلاق دینا چاہے تو مقاربت سے قبل طلاق دے۔

(صحیح بخاری جلد نمبر ۳، صفحہ نمبر 410 حدیث نمبر 5251 طبع بیروت)

لہذا پاکیزگی کے جس دور میں مجامعت کی ہو اس میں طلاق دینا بدعت ہے۔

طلاق بدعی کے نقصانات:

تیسری طلاق چونکہ آخری حد ہے اس کے بعد رجوع کی گنجائش نہیں رہتی۔ اس لئے تیسری طلاق دینے سے قبل غور و فکر کرنے کا موقع احسن اور حسن طریقے پر طلاق دینے کی صورت میں میسر آتا ہے۔ بیک کلمہ یا بیک وقت یا بیک مجلس یا بیک طہر تینوں طلاقیں دینے میں یہ موقع نہیں ملتا۔ پھر سوائے ندامت پشیمانی اور پریشانی کے علاوہ کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ اس لئے بکثرت احادیث و آثار میں اس طرح تین طلاقیں دینے کو معصیت اور گناہ فرمایا گیا

طلاق بدعی گناہ ہے۔

طلاق بدعی دینا گناہ ہے۔ اور دینے والا گنہگار ہوتا ہے۔ چاہے تینوں صورتوں میں سے کسی صورت میں دے۔ لہذا طلاق دینا اگر ناگزیر ہو تو احسن یا حسن طریقہ پر طلاق دی جائے۔ یہی دو طریقے جواز کے ہیں۔ اور تیسرا طریقہ عدم جواز کا ہے۔ اگر چہ اس طریقہ پر بھی طلاق ہو جاتی ہے۔

بیک وقت تین طلاقیں تین ہیں یا ایک"۔

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان ملاحظہ فرمایئے اللہ تعالیٰ نے طلاق دینے کا قاعدہ بیان فرمایا

" الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان "

ترجمہ: یہ طلاق دو بار تک ہی ہے۔ پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے، یا نکوئی کے ساتھ چھوڑ دینا

(البقرۃ ۲۲۹ کنز الایمان)

یعنی دو طلاقوں کے بعد شوہر کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ رجوع کرے اور چاہے تو رجوع نہ کرے لیکن

" فان طلقھا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ (البقرہ ۲۳۰)

ترجمہ: پھر اگر تیسری طلاق اسے دی تو اب وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے (کنز الایمان)

اس آیت سے پہلے "الطلاق مرتان" کا ذکر ہے یعنی طلاق رجعی دو مرتبہ دی جا سکتی ہے۔ اس کے بعد "فان طلقھا" فرمایا اس کے شروع میں حرف فاء ہے۔ جو تعقیب بلا مہلت کیلئے آتا ہے۔ جیسا کہ کتب قواعد عربیہ میں ہے۔ لہذا قواعد عربیہ کے مطابق معنی یہ ہوگا۔ کہ دو طلاقیں رجعی دینے کے بعد شوہر نے اگر فوراً تیسری طلاق دے دی تو اب وہ عورت اس مرد کیلئے بغیر حلالہ شرعیہ کے حلال نہیں۔

قرآن مجید میں "مرتان" کے اطلاق سے معلوم ہوا کہ وقوع طلاق کیلئے الگ الگ طلاق دینا شرط نہیں۔

خواہ ایک دم دے یا الگ الگ، طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔ چنانچہ علامہ احمد بن محمد الصاوی لکھتے ہیں"

ترجمہ: یعنی اس شوہر نے تیسری طلاق دی۔ خواہ پہلی دو طلاقیں اس نے ایک دم دی تھیں۔ یا دو بار میں اور آیت کا مقصد یہ ہے کہ اگر طلاقیں دیں تو واقع ہو جائیں گی۔ خواہ ایک دم دے یا الگ الگ دے۔ عورت حلال نہ رہے گی۔ جیسے اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے کہے تجھے تین طلاقیں ہیں۔ تو تین ہی واقع ہو جائیں گی۔ اس پر امت مصطفیٰ ﷺ

کا اجماع ہے۔

(تفسیر صاوی۔ جلد نمبر ۱ سورۃ بقرہ صفحہ نمبر 172 طبع بیروت)

اسی قسم کا مضمون ابن حجر عسقلانی" نے فتح الباری جلد نمبر ۱۲ صفحہ نمبر 456 حدیث نمبر 5261 طبع بیروت، اور امام یحیٰ بن شرف النووی نے شرح صحیح مسلم النووی جلد نمبر ۵ صفحہ نمبر 61 طلاق الثلث طبع بیروت اور علامہ علی بن سلطان محمد القاری المعروف ملا علی قاری نے "مرقات شرح مشکوۃ جلد نمبر ۶ صفحہ نمبر 293 طبع ملتان اور امام بیہقی نے سنن الکبریٰ جلد نمبر ۷ صفحہ نمبر 545 طبع بیروت میں بیان فرمایا ہے۔

احادیث نبویہ ﷺ کا بیان:

پہلی حدیث: امام نسائی روایت کرتے ہیں۔ جسے علامہ ابن کثیر نے بھی نقل کیا کہ

ترجمہ: حضرت محمود بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک شخص کے متعلق خبر دی گئی۔ کہ اس نے بیک وقت تین طلاقیں اپنی بیوی کو دے دی ہیں۔ تو آپ ﷺ غضبناک حالت میں کھڑے ہو گئے اور فرمایا۔ میرے سامنے کتاب اللہ کو کھیل بنایا جا رہا ہے؟ حتیٰ کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں اس کو قتل نہ کر دوں۔

۱۔ (سنن نسائی۔ جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر 142 طبع بیروت حدیث نمبر 3389)

۲۔ تفسیر ابن کثیر۔ جلد نمبر ۱ سورۃ بقرہ صفحہ نمبر 491 مطبوعہ بیروت

۳۔ القبس فی شرح موطا ابن انس جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر 59 طبع بیروت۔

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

" فان فیہ التصریح بان الرجل طلاق ثلاثا مجموعہ ولم یردہ النبی ﷺ بل امضاہ "

(فتح الباری جلد نمبر ۱۲ صفحہ نمبر 455، حدیث نمبر 5261 طبع بیروت)

ترجمہ: یعنی پس اس حدیث میں تصریح ہے۔ کہ اس شخص نے تینوں طلاقیں اکٹھی دی تھیں اور نبی کریم ﷺ نے انہیں رد نہ فرمایا بلکہ تینوں کو جاری کر دیا۔

علامہ عبد الہادی سندھی متوفی 1038ھ نے اس حدیث کی شرح میں لکھا۔ "جمہور علماء کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ بیک وقت تین طلاقیں دی جائیں تو تینوں واقع ہو جاتی ہیں۔ (حاشیہ السندی علی السنن النسائی جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر 144، طبع بیروت)

دوسری حدیث:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں اس عورت نے کہیں اور شادی کر لی۔ اس نے بھی طلاق دے دی پھر رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا وہ اپنے پہلے شوہر کیلئے حلال ہے؟

آپ نے فرمایا نہیں۔ جب تک دوسرا شوہر پہلے شوہر کی طرح اس کی مٹھاس نہ چکھ لے (یعنی مجامعت نہ کر لے)

ا۔ صحیح بخاری جلد نمبر ۳، صفحہ نمبر 413، حدیث نمبر 5261،

۲۔ صحیح مسلم جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 3-4

۳۔ سنن ابن ماجہ، جلد نمبر ۲، صفحہ نمبر 460 حدیث نمبر 1933،

۴۔ موطا امام محمد صفحہ نمبر 264،

۵۔ سنن دار قطنی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر ۲۱، حدیث نمبر 3932،

۶۔ سنن الکبریٰ جلد نمبر ۷، صفحہ 546 حدیث نمبر 14953، مطبوعہ بیروت) علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں۔

ترجمہ: یعنی ظاہر یہ ہے کہ اس شخص نے اس (یعنی بیوی) کو تین طلاقیں مجموعی طور پر دی تھیں۔ (عمدۃ القاری جلد نمبر 14، صفحہ نمبر 241 طبع بیروت)

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ بھی فرماتے ہیں کہ اس نے تین طلاقیں مجموعی طور پر دی تھیں۔ (فتح الباری جلد نمبر 12، صفحہ نمبر 397، طبع بیروت)

۳۔ تیسری حدیث:

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ انہوں فرمایا کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے معاذ! جس نے ایک یا دو یا تین بدعی طلاقیں دیں، ہم نے اس کو لازم کر دیا۔ (سنن دار قطنی جلد ۲ صفحہ نمبر ۳۰ حدیث نمبر 14932 طبع بیروت) اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ حالت حیض میں بھی جتنی طلاقیں دے گا۔ اتنی ہی ہوں گی۔

۴۔ چوتھی حدیث

ترجمہ: عامر شعبی بیان کرتے ہیں۔ میں نے حضرت فاطمہ بنت قیس سے کہا مجھے اپنی طلاق کا واقعہ بیان کر۔ تو کہنے لگیں میرے شوہر نے یمن جاتے ہوئے۔ تین طلاقیں بیک وقت دے دیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے تینوں طلاقوں کو نافذ کر دیا۔ (اس حدیث کو امام مسلم نے صحیح مسلم میں مختلف گیارہ اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

ا۔ صحیح مسلم جلد نمبر ۵۔ کتاب الطلاق صفحہ نمبر 80 تا نمبر 87 طبع بیروت)

۲۔ ابن ماجہ جلد نمبر ۲ باب نمبر ۴ من طلق ثلاثا فی مجلس واحد صفحہ نمبر 507 حدیث نمبر 2024 طبع بیروت

۳۔ سنن دار قطنی جلد نمبر ۲ کتاب الطلاق صفحہ نمبر 136 طبع بیروت

۴۔ سنن دار قطنی جلد نمبر ۲ کتاب الطلاق حدیث نمبر 3872 طبع بیروت

۵۔ مسند امام احمد بن حنبل جلد نمبر ۶ حدیث فاطمہ بنت قیس صفحہ نمبر 411 طبع بیروت

۵۔ پانچویں حدیث:

ترجمہ: حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ان دونوں (یعنی حضرت عویمر اور اس کی بیوی) نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے لعان کیا۔ اس حال میں کہ میں بھی ان لوگوں کے ساتھ تھا حضرت عویمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اب اگر میں نے اس کو اپنے پاس رکھا تو جھوٹا ہوں پھر حضرت عویمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے حکم دینے سے پہلے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدیں۔

ا۔ (صحیح بخاری جلد نمبر ۳، صفحہ نمبر 412 حدیث نمبر 5259 طبع بیروت)

۲۔ صحیح مسلم جلد نمبر ۵ کتاب اللعان صفحہ نمبر 102 طبع بیروت

۳۔ سنن نسائی جلد نمبر ۳ صفحہ نمبر 142 حدیث نمبر 3399 طبع بیروت

۴۔ سنن الکبریٰ بیہقی جلد نمبر ۷ صفحہ نمبر 538 حدیث نمبر 4935 طبع بیروت

۶۔ چھٹی حدیث

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عویمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے تین طلاقیں دیں اور رسول اللہ ﷺ نے ان طلاقوں کو نافذ کر دیا۔

(ابوداؤد جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر 47 حدیث نمبر 2250 طبع بیروت

ساتویں حدیث:

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے طلاق کے بارے میں سوال کیا جاتا تو فرماتے جب تم نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دی ہیں تو تم رجوع کر سکتے ہو۔ رسول ﷺ نے مجھے اس چیز کا حکم دیا ہے۔

۱۔ صحیح مسلم جلد نمبر ۵۔ صفحہ نمبر 53 طبع بیروت

۲۔ سنن دار قطنی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر 18 حدیث نمبر 3921 طبع بیروت۔

۳۔ سنن الکبری جلد نمبر ۷ صفحہ نمبر 531 حدیث نمبر 14941 طبع بیروت

آٹھویں حدیث:

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کی۔ یا رسول اللہ! اگر میں اپنی بیوی کو بیک وقت تین طلاقیں دے دوں۔ تو کیا میرے لئے اس سے رجوع کرنا حلال ہوگا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ (یعنی بیک وقت تین طلاقیں دینے کے بعد رجوع کرنا حلال نہ ہوگا۔ اگر ایسا کیا تو) تیری بیوی تجھ سے جدا ہو جائیگی اور ایسا کرنا گناہ ہے۔

(سنن الکبری جلد نمبر 7 صفحہ نمبر 547 حدیث نمبر 14955 طبع بیروت علامہ زاہد الکوثری فرماتے ہیں یہ حدیث حجت ہے۔ (الاشفاق علی احکام الطلاق صفحہ نمبر 13-14 مطبوعہ کراچی)

صحابہ کرام کے فتاوی:

حضرت ابو ہریرہ۔ ابن عباس، ام المومنین حضرت عائشہ رضوان اللہ اجمعین کا متفقہ فتوی:

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ، حضرت عبداللہ بن عباس اور ام المومنین حضرت عائشہ رضوان اللہ اجمعین تینوں یہ فتوی دیتے تھے کہ جس شخص نے مقاربت (یعنی جماع سے) پہلے اپنی بیوی کو (بیک کلمہ) تین طلاقیں دے دیں تو اس کی بیوی اس پر اس وقت تک حلال نہ ہوگی جب تک وہ دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 14 حدیث نمبر 9 طبع بیروت)

۲۔ حضرت عبداللہ بن عباس ابو ہریرہ، عبداللہ بن عمرو رضوان اللہ علیہم اجمعین متفقہ فتوی:

ترجمہ: محمد ابن ایاس بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا۔ کوئی شخص اپنی بیوی کو ایک دم تین طلاقیں دے دے اس کا کیا حکم ہے۔ تو سب نے فرمایا۔ وہ عورت اس پر بغیر حلالہ شرعیہ کے حلال نہیں۔

۱۔ (سنن ابوداؤد جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر 450 حدیث نمبر 2198 طبع بیروت)

۲۔ شرح معانی الآثار جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر 57 حدیث نمبر 4479 طبع بیروت)

۳۔ (سنن الکبری جلد نمبر ۷ صفحہ نمبر 540 حدیث نمبر 14938 طبع بیروت)

۳۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتوی:

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کوئی ایسا شخص لایا جاتا۔ جس نے اپنی بیوی کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دی ہوں تو آپ اس کو مارتے اور ان کے درمیان تفریق کر دیتے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر 4، صفحہ نمبر 11، حدیث نمبر ۲ طبع بیروت)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتوی:

ترجمہ: معاویہ بن ابی یحیی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آکر ایک شخص نے کہا میں نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دی ہیں آپ نے فرمایا تین طلاقوں سے تمہاری بیوی تم پر حرام ہو گئی اور باقی طلاقیں حد سے تجاوز ہیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر ۴، صفحہ نمبر 13 حدیث نمبر 8 طبع بیروت)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتوی:

ترجمہ: امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو کوئی اپنی بیوی کو ایک دم ہزار طلاقیں دے دے۔ تو اس کی بیوی اس پر اس وقت تک حلال نہ ہوگی۔ جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتوی

ترجمہ: ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں نے اپنی بیوی کو آٹھ طلاقیں

دے دی ہیں۔ تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا علماء صحابہ کرام نے تجھے کیا کہا وہ بولا مجھ سے یہ کہا کہ تیری بیوی تجھ سے بائن ہوگئی۔ تو آپ نے فرمایا کہ انہوں نے سچ کہا۔

(موطا امام مالک کتاب الطلاق صفحہ نمبر 489 طبع بیروت)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتوی :

ترجمہ: ایک شخص عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا۔ راوی کہتا ہے۔ میں بھی ان کے پاس تھا کہنے لگا اے ابوعبدالرحمن میں نے اپنی بیوی کو سو بار طلاق دی ہے تو آپ نے فرمایا تیری بیوی تین طلاق سے تجھ سے جدا ہوگئی۔ باقی ستانوے کا حساب تجھ سے اللہ تعالیٰ بروز قیامت فرمائے گا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 13 حدیث نمبر 10 طبع بیروت)

اسی طرح دیگر صحابہ کرام بھی یہ ہی فتوی دیتے تھے مثلاً! حضرت امام حسنؓ نے اپنی بیوی عائشہ خثعمیہ کو اکٹھی تین طلاقیں دے دیں۔ عدت پوری ہونے کے بعد جب انہوں نے بقیہ مہر اور دس ہزار روپیہ صدقہ بھیجا تو قاصد عائشہ کے پاس مال لے کر آیا تو اس نے کہا کہ مجھے اپنے جدا ہونے والے محبوب سے یہ تھوڑا سا مال ملا ہے۔ جب یہ بات حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچی تو فرمایا۔

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتوی :

ترجمہ: اگر میں نے اپنے نانا سے یہ حدیث نہ سنی ہوتی یا یہ کہا کہ یہ میرے والد نے بیان نہ کیا ہوتا کہ انہوں نے میرے نانا سے سنا ہے "جس شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں خواہ الگ الگ طہر میں یا یک وقت تو وہ عورت اس کیلئے حلال نہیں جب تک وہ کسی دوسرے خاوند کے پاس نہیں رہے" تو میں اس سے رجوع کر لیتا۔"

ا۔ (سنن دار قطنی جلد نمبر ۲ صفحہ نمبر 20 حدیث نمبر 3928 طبع بیروت)

۲۔ سنن الکبری جلد نمبر ۷ صفحہ نمبر 55 حدیث نمبر 14971 طبع بیروت

صحابہ کرام علیہم الرضوان میں سے دیگر صحابہ عمران بن حصین حضرت انس ، مغرہ بن شعبہ، عبدالرحمن بن عوف ، عبداللہ بن زبیر ، حضرت عاصم بن عمر اور معاذ بن جبل رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی یہی فتوی دیتے تھے۔

تابعین کے فتاوی

تابعین میں حضرت امام ابن شہاب زہری، قاضی شریح، امام شعبی امام حسن بصری، امام نخعی امام جعفر صادق،

سعید ابن المسیب ، سعید بن جبیر، حمید بن عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہم اجمعین وغیرہ یہ تمام تابعین تین طلاقیں دینے پر عورت کو مرد کیلئے حرام سمجھتے تھے دیکھے۔

ا۔ (مصنف ابن شیبہ، جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 11 تا 19 تک)

۲۔ (سنن دار قطنی جلد ۲ حدیث 3979 صفحہ ۱۳ پر)

مذاہب اربعہ :

اگر کوئی اپنی بیوی کو ایک ہی دفعہ میں تین طلاقیں دے دے۔ تو چاروں مذاہب (حنفی، مالکی شافعی اور حنبلی) میں لازم ہو جائیں گی اور جمہور علماء کا بھی یہی نظریہ ہے۔ علامہ عبدالرحمن جرزی لکھتے ہیں۔

" و یحسب علیه الطلاق البدعی سواء کان واحد او اکثر بالاتفاق الائمه الاربعه ، و خالفهم بعض الشواذ الذین لا یعول علی آرائهم (کتاب الفقه علی المذاهب الاربعه، جلد ۴ کتاب الطلاق صفحه 308 مطبوعه بیروت)

ترجمہ: یعنی اگر کوئی شخص بدعی طلاق دے تو باتفاق الائمہ اربعہ اس پر دی ہوئی بدعی طلاق شمار کی جائے گی۔ چاہے ایک طلاق سے یا ایک سے زیادہ دے۔ اور ان کی صرف مخالفت ان لوگوں نے کی جو جمہور سے الگ حق سے جدا ہو گئے مسلمان انکی (مخالف قرآن وسنت) آراء کی طرف مائل نہ ہوگا۔

جمہور علماء کے فتاوی۔

رسول اللہ ﷺ سے لیکر صحابہ و تابعین کے فتاوی آپ نے ملاحظہ فرمائے تین طلاقیں تین ہیں۔ ایک نہیں۔ تابعین کے بعد بھی جمہور علماء اسی پر قائم رہے۔ چند مشہور علماء حق کے نام ملاحظہ فرمائیں جو تین طلاقوں کو تین ہی قرار دیتے ہیں۔

امام محمد امام بخاری، امام ابوداؤد، امام ترمذی، امام قدوری، قاضی ابوالحسن، امام سرخی، امام باجی، امام بغوی ، قاضی عیاض مالکی، امام قاضی خان، شیخ الاسلام ابوالحسن مرغنیانی، امام قرطبی، امام نووی، ابوالبرکات، بدرالدین عینی، جلال الدین سیوطی، شاہ عبدالعزیز، پیر مہر علی شاہ ، ابن نجیم، امام بن حجر مکی، علامہ رملی، ملا علی قاری، رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

دائرۃ الاوقاف دہنی کا فتوی :

ادارۃ الافتاء دہنی کے فتاوی کا مجموعہ فتاوی شرعیہ ، نام سے شائع ہوا ہے۔ اسمیں ہے کہ " ان قول الرجل

تنکح زوجا غیرہ لان ھذا اللفظ صریح فی الطلاق والعدد"

ترجمہ: یعنی شوہر کا اپنی بیوی سے یہ کہنا کہ تجھے طلاق ہے ایک دو اور تین ان الفاظ سے اس مرد کی بیوی اس سے حرمت غلیظ کے ساتھ جدا ہو جائے گی۔ اس کے بعد اس مرد کیلئے حلال نہ رہے گی۔ جب تک وہ عورت کسی دوسرے شوہر کے پاس نہ رہے۔ کیونکہ یہ الفاظ طلاق اور عدد میں صریح ہیں۔

تین طلاق کو ایک قرار دینا یہ مسلک صحابہ تابعین وتبع تابعین کا نہیں۔

غیر مقلدین کے شیخ الحدیث مولوی شرف الدین دہلوی لکھتے ہیں اصل بات یہ ہے کہ صحابہ وتابعین وتبع تابعین سے لے کر سات سو سال تک کے سلف صالحین، صحابہ وتابعین ومحدثین سے تو تین طلاق کا ایک مجلس میں واحد شمار کرنا ثابت نہیں"

تین طلاق کو ایک قرار دینے کا فتوی ابن تیمیہ کی ایجاد ہے۔

یہ فتوی ابن تیمیہ نے ساتویں صدی ہجری کے اخیر یا اوائل آٹھویں ہجری میں دیا تھا تو اس وقت کے علمائے اسلام نے ان کی سخت مخالفت کی تھی۔

نواب صدیق حسن خان مرحوم نے "اتحاف النبلاء" میں جہاں ابن تیمیہ کے منفردات مسائل لکھے ہیں۔ اس فہرست میں طلاق ثلاثہ کا مسئلہ بھی لکھا ہے اور لکھا ہے کہ جب شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے تین طلاق کی ایک مجلس میں ایک طلاق ہونے کا فتوی دیا تو بہت شور ہوا۔ ابن تیمیہ اور ان کے شاگرد ابن قیم پر مصائب برپا ہوئے۔ ا ن کو اونٹ پر سوار کر کے درے مارے گئے۔ مار مار کر شہر میں پھرا کر توہین کی گئی۔ اور قید کیے گئے۔

ابو سعید شرف الدین دہلوی (غیر مقلد)

۱۔ فتاوی ثنائیہ جلد نمبر ۲ کتاب النکاح صفحہ نمبر 217 تا 220 مطبوعہ لاہور

۲۔ سیرت ابن تیمیہ صفحہ نمبر 470 سے 480 مطبوعہ بھیرہ ضلع سرگودھا

ابن تیمیہ نے بیسوں مسائل میں جمہور علماء سے اختلاف کیا اور حق سے دور ہو گئے آج بھی حق سے دور ہونے والے اسی کا راستہ اختیار کرتے ہیں۔ تین طلاقوں کو ایک طلاق قرار دینے والوں کے باطل استدلات کے مسکت جوابات اس رسالہ کے حصہ دوم میں ملاحظہ فرمائیں۔ اللہ رب العزت ہم سب کو حق پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ والہ وسلم وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم